بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

جمہور علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک تراویح بیس رکعات سنت ہے

از: محمد شفیع قاسمی بھٹکلی

ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل

اسلامی مہینوں میں رمضان المبارک کا مہینہ اپنی بعض امتیازات کی وجہ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے، اس میں اعمال صالحہ کے ثواب میں اضافہ کیا جاتا ہے، اور گناہگاروں کے گناہوں کو معاف کیا جاتا ہے، اللّٰہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں روزہ کو فرض کیا ہے، اور نماز تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ بعض لوگ رکعات تراویح کے سلسلہ میں تقریر وتحریر کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں کہ تراویح کی رکعات آٹھ (۸) ہیں، لیکن صحیح اور حق بات یہ ہے کہ جمہور علماء اہل سنت والجماعت امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام عبداللّٰہ بن مبارکؒ، امام داود ظاہریؒ، امام ابوالقاسم عمر خرقیؒ، امام ابوالحسن ماوردیؒ، علامہ ابن عبدالبر مالکیؒ، علامہ سرخسیؒ، امام غزالیؒ، علامہ کاسانیؒ، علامہ ابن رشد قرطبی مالکیؒ، علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ، علامہ رافعیؒ، علامہ ابواسحاق شیرازیؒ، علامہ مجدالدین عبدالسلام ابن تیمیہ حرانی حنبلیؒ، علامہ نوویؒ، علامہ ابوالبرکات نسفیؒ، علامہ تقی الدین سبکیؒ، علامہ عبیداللّٰہ بن مسعود حنفیؒ، علامہ ابن الملقنؒ، علامہ زین الدین عراقیؒ، علامہ عینیؒ، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ زکریا انصاریؒ، علامہ رملیؒ، علامہ خطیب شربینیؒ، علامہ ابن حجر ہیتمی مکی، علامہ زین الدین احمد ملیباریؒ، ملاعلی قاریؒ، شاہ ولی اللّٰہ محدث دہلویؒ، شاہ عبدالعزیز دہلویؒ، مولانا قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ، مولانا ادریس کاندھلویؒ، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمیؒ، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ وغیرہم کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) رکعات سنت ہے۔

روایت ۱) أخبرنا ابن أبی ذئب، عن یزید بن خصیفة، عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ قال: کانوا یقومون علی عهد عمر فی شهر رمضان بعشرین رکعة، وکانوا لیقرءون بالمئین من القرآن. (مسند ابن الجعد ۲۸۲۵، إسناده صحیح علی شرط الشیخین)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ (صحابی، م ۹۱ھ) فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینہ میں صحابہ وتابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے، اور وہ سوسو آیتیں پڑھا کرتے تھے۔

روایت ۲) حدثنا شجاع، حدثنا هشیم، أنبا یونس، قال: شهدت الناس قبل وقعة ابن الأشعث وهم فی شهر رمضان، فکان یؤمهم عبد الرحمن بن أبی بکرة صاحب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم، وسعید بن أبی الحسن ومروان العبدی فکانوا یصلون بهم عشرین رکعة، ولا یقنتون إلا فی النصف الثانی، وکانوا یختمون القرآن مرتین. ﴿فضائل رمضان لابن أبی الدنیا، وإسناده صحیح علی شرط مسلم، قیام رمضان للمروزی، و تاریخ دمشق﴾

ترجمہ: حضرت یونس بن عبیدؒ (تابعی، م ۱۳۹ھ) فرماتے ہیں کہ واقعہ ابن اشعث (۶۱ھ) سے پہلے میں نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ، اور سعید بن ابوالحسن اور مروان عبدی رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ اور نصف رمضان سے دعاء قنوت پڑھا کرتے تھے، اور دو مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

روایت۳)عن الحسن قال: كانوا يصلون عشرين ركعة، فإذا كانت العشر الأواخر زاد ترويحة شفعين.﴿فضائل رمضان لابن أبي الدنيا۵۳،وإسناده صحيح على شرط مسلم﴾

ترجمہ: حضرت حسن بصریؒ(تابعی،۲۱ھ، ۱۱۰ھ)فرماتے ہیں کہ صحابہ وتابعین رمضان المبارک میں بیس(۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے،اورآخیری عشرہ میں ایک ترویحہ یعنی چاررکعات کااضافہ فرماتے تھے۔

روایت۴) عن إبراهيم أن الناس كانوا يصلون خمس ترويحات في رمضان.﴿الآثار لأبي يوسف ۲۰۹،وإسناده صحيح﴾

ترجمہ:حضرت ابراہیم نخعیؒ(تابعی،۵۰ھ،۹۶ھ)فرماتے ہیں کہ لوگ(صحابہ وتابعین)رمضان المبارک میں بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے۔

(روایت۵)عن عطاء بن أبي رباح قال: كانوا يصلون في شهر رمضان عشرين ركعة والوتر ثلاثا.﴿فضائل رمضان،ومصنف ابن أبي شيبة،إسناده صحيح على شرط مسلم،تنبيه القاري ۴۳/۱﴾

ترجمہ:حضرت عطاءابن اَبی رباحؒ(تابعی،م۱۱۴ھ)فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں لوگ(صحابہ وتابعین)بیس(۲۰)رکعات تراویح اور تین (۳)رکعات وتر پڑھتے تھے۔

روایت۶)امام محمد بن ادریس شافعیؒ(تبع تابعی۱۵۰ھ،م۲۰۴ھ)فرماتے ہیں۔

رأيتهم بالمدينة يقومون بتسع وثلاثين وأحب إلى عشرون(۲۰) لأنه روى عن عمرو كذلك يقومون بمكة ويوترون بثلاث.(الأم للشافعي ۱۶۷/۱)

ترجمہ: مدینہ منورہ میں میں نے لوگوں کوانتالیس(۲۰+۱۶+۳)رکعات پڑھتے دیکھا ہے،مگرمیرے نزدیک تراویح بیس(۲۰)رکعات ہی ہے،اسلئے کہ حضرت عمرؓ سے یہی مروی ہے،اورمکہ والوں کاعمل بھی بیس(۲۰)رکعات تراویح اورتین(۳)رکعات وتر پڑھنے کا ہے۔

نوٹ: قدیم کتب سے معلوم ہوتاہے کہ مدینہ والوں کے نزدیک بھی تراویح بیس رکعات ہی ہے، چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ میں ہرچاررکعات تراویح کے بعدطواف کیاکرتے تھے، اسلئے مدینہ والےطواف کے بدلے میں چاررکعات کااضافہ کیا،اورتین رکعات وتر کے ساتھ جملہ انتالیس رکعات پڑھتے تھے۔بعدمیں یہ عمل بھی متروک ہوا،پھرمدینہ میں بھی بیس رکعات تراویح اورتین رکعات وترپڑھی جانے لگی۔لیکن افسوس کہ اب کٹرسلفی حضرات مکہ ومدینہ میں بھی بیس رکعات تراویح کی سنت کوختم کرنے کے درپہ ہیں۔اللہ ہدایت عطافرمائے،آمین

غیرمقلدین(سلفیوں)کے آٹھ رکعات تراویح کے دلائل کا تجزیہ

غیرمقلدحضرات کی سب سے بڑی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ’’رسول اللہ ﷺ رمضان اورغیررمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ(رات کی)نمازنہیں پڑھتے تھےاور چارچاررکعات اورتین وتر جملہ گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔‘‘

یہ حدیث کئی وجوہ سے قابل استدلال نہیں ہوسکتی۔(۱)صحیح بخاری کی اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا،ابوسلمہؒ(تابعی)سے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعات سے زیادہ نمازنہیں پڑھتے تھے،اورچارچاررکعات پڑھتے تھے،اوربخاری ومسلم کی دوسری روایت میں حضرت عروہؒ(تابعی)سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا،فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آٹھ رکعات تہجداورپانچ رکعات وتر جملہ تیرہ(۱۳)رکعات نمازرات کوپڑھتے تھے،اورصحیح مسلم کی حدیث میں حضرت سعدبن ہشامؒ(تابعی)سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا،کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کونو(۹)رکعات ایک سلام کے ساتھ وترپڑھتے تھے،پھردورکعات جملہ گیارہ(۱۱)رکعات پڑھتے تھے،اورصحیح مسلم کی اورایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا،

حضرت قاسمؒ (تابعی) سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں دس رکعات اور ایک رکعات جملہ گیارہ (۱۱) رکعات پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان متضاد روایات میں سے سلفی حضرات کا صرف ایک روایت کو پسند کرنا اور ایک ہی روایت کو قابل دلیل سمجھنا اور فرض کا درجہ دینا ضد اور ہٹ دھرمی اور کم علمی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ افسوس کہ سلفی حضرات بھی اس روایت پر عمل نہیں کرتے، چار چار رکعات تراویح نہیں پڑھتے، اسی لئے جمہور محدثین وفقہاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کو تراویح کے باب میں قبول نہیں کیا ہے۔ (۲) صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعات چھ مرتبہ جملہ بارہ رکعات پھر وتر پڑھا کرتے تھے۔ اگر وتر ایک رکعات مان لی جائے تو جملہ تیرہ رکعات ہوئی، اگر وتر تین مان لی جائے تو جملہ پندرہ رکعات ہوئی، اگر وتر نو مان لی جائے جملہ اکیس رکعات ہوئی۔ اور زیادہ سے زیادہ وتر گیارہ رکعات مان لی جائے تو جملہ تئیس (۲۳) رکعات ہوئی، بہر حال یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے معارض ہوئی۔ (۳) صحیح بخاری میں جن راتوں میں تراویح پڑھنے کا ذکر ہے، اس میں با جماعت اور مسجد میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں کمرہ میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔ لہذا اس حدیث سے تراویح مراد لینا صحیح نہیں ہے۔ (۴) رمضان المبارک میں اکثر نماز تراویح کے متصل وتر پڑھنے کا معمول تھا، اور اس حدیث میں سو کر اٹھنے کے بعد وتر پڑھنے کا ذکر ہے، لہذا اس حدیث سے تراویح مراد لینا صحیح نہیں ہے۔ (۵) اس کے برخلاف جمہور صحابہ اور تابعین کا بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھنا متعدد روایات سے تواتراً ثابت ہے۔ اور اسی عمل کو ائمہ مجتہدین اور دیگر فقہاء نے قبول کیا ہے۔

سلفیوں کی دوسری دلیل حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں ایک رات آٹھ (۸) رکعات اور وتر پڑھائی۔ یہ حدیث بھی کئی وجوہ سے قابل استدلال نہیں ہوسکتی۔ (۱) اس حدیث کو محدثین نے ضعیف لکھا ہے، اور ضعیف حدیث سلفیوں کے نزدیک قابل استدلال نہیں ہوتی۔ (۲) مخطوطات ابو طاہر اصبہانی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث مروی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا چوبیس (۲۴) رکعات اور وتر پڑھنے کا ذکر ہے۔ کسی صحابی کے ایک قول کو ہی پسند کرنا اور دوسرے قول کو نہ ماننا ضد وہٹ دھرمی ہے۔ (۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی آٹھ رکعات والی حدیث کے آخر میں **کرهت ان يكتب عليكم الوتر** کے الفاظ ہیں یعنی مجھے ناپسند ہوا کہ وتر تم پر فرض کر دی جائے، لہذا آٹھ رکعات کو تراویح کہنا منشا نبوی اور عمل صحابہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ تمام مسلمانوں کیلئے موجب رحمت و برکت اور مغفرت کا ذریعہ بنائے، آمین۔